IRJAIS -Vol: 02, Issue: 02, Jun-Dec 2022
PP: 12-26

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

اشیاء خوردونوش کی حلت وحرمت کے بارے میں سامی ادیان کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of the teachings about Halal and Haram in Semitic Religions

* ***Muhammad Altaf***
PhD Scholar,Department of Islamic Studies & Arabic,Gomal university, Dera Ismail Khan
** ***Dr Manzoor Ahmad*** *<drmanzoor67@yahoo.com>*
Assistant Professor,Department of Islamic Studies & Arabic,Gomal university, Dera Ismail Khan.

Version of Record
Received: 30-Oct-22; **Accepted** :10-Nov-22; **Online/Print**: 30-Nov-22

ABSTRACT
This article intends to describe the rulings of Halal and Haram in Semitic religions, similarities, differences, and categories of edible items which are halal or haram. This article describes in detail about these groups of Halal and Haram things, like cattle, fruits, vegetables, fish, meat, and pulses etc. Moreover, it also intends to describe the methodology and philosophy of halal and haram in these religions. This article will be an effort to promote harmony and peaceful co-existence among the followers of Semitic religions. This article will also provide guidance about this topic to new investigators, researchers and general public as well..

Keywords: *Halal, Haram, Semitic Religions, Islam, Judaism, Christianity, Shariah, Rulings, Edible, Jurists*

موضوع کاتعارف:

آج کا دور یقیناً سائنسی اور ترقی یافتہ دور ہے۔ ہر دور کے اپنے مسائل، تقاضے، اور ضروریات ہوتی ہیں، آج کے ترقی یافتہ دور کے انہی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ اشیاء خوردونوش کی حلت وحرمت ہے۔ گویا مادی لحاظ سے دنیا عروج پر پہنچ چکی ہے مگر معاشرتی وروحانی لحاظ سے انسانی اقدار زوال کا شکار ہیں۔ انسان نے جونہی کائنات میں آنکھ کھولی تو اسکا اکل وشرب کے ساتھ واسطہ پڑا۔ کھانا پینا ایک انسانی ضرورت ہے جس سے فرار نہیں۔ اللہ تعالی نے جہاں انسان پر ان گنت احسانات فرمائے ہیں وہاں عظیم احسان یہ بھی فرمایا کہ انسان کے کھانے کے لئے بعض جانور حلال اور بعض حرام کر دیئے۔ مردہ جانور حرام کر دیا کیونکہ جب جانور طبعی موت مر جائے تو اسکی رگوں اور شریانوں میں خون جم جاتا ہے اور جسم میں ایک فاسد مادہ پیدا ہو جاتا ہے جس کو کھانا انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ ذبح کا شرعی حکم دیا تا کہ تمام خون شریانوں سے بہہ جائے اور اس کا جسم تمام مضر اثرات سے پاک ہو جائے۔ پھاڑنے والے درندے اور پنجوں اور ناخنوں سے شکار کرنے والے پرندے حرام کر دیئے کیونکہ انسان جس جانور کا گوشت کھاتا ہے۔ اسکے طبعی اوصاف اس میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ چونکہ خونخوار جانوروں میں ظلم وبربریت کی صفت ہے۔ اس لئے ان کا گوشت کھانا حرام کر دیا۔ اس طرح خنزیر کا گوشت حرام کیا کیونکہ اس میں بے حیائی اور بے غیرتی کا مادہ پایا جاتا ہے، اس کے علاوہ اس کا گوشت کھانے سے مہلک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آج جبکہ آبادی بڑھ رہی ہے اور انسان اپنے کھانے پینے میں پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتا اور نہ اس کے اصولوں کو اہمیت دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ مختلف بیماریوں ٹی بی، نمونیا، یرقان، پیچش، ٹائیفائیڈ، ہیضہ، پولیو، اور ایڈز کا جنم لینا ہے، جنھوں نے انسانی صحت کو تباہ کر دیا ہے، اسلام کی طرح دوسرے مذاہب میں بھی اشیاء خوردونوش کے کچھ اصول اور آداب بتائے گئے ہیں اگرچہ ان کا طریقہ کار مختلف ہے۔ اس آرٹیکل میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں اشیاء خوردونوش کی حلت وحرمت کی حقیقت کیا ہے؟ ان تینوں مذاہب میں ان کے قواعد، احکام اور مسائل کیا ہیں؟

یہودیت:

یہودیت قدیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے جس کی تاریخ چار ہزار سال کو محیط ہے۔ اس نے اپنی تاریخ میں عیسائیت اور اسلامی مذہبی سماج دونوں کو بہت متاثر کیا ہے۔ یہ ایک توحیدی مذہب ہے، جس کی پیروی یہودی کرتے ہیں، جو موسیٰؑ پر نازل کردہ شریعت اور تورات میں درج قوانین پر مبنی ہے۔ اس کے پیروکار صرف ایک خدا کو مانتے ہیں اس لیے اسے توحیدی مذہب بھی کہتے ہیں۔ یہودی روایات کے مطابق حضرت ابراہیم کو یہودی قوم کا باپ سمجھا جاتا ہے اور پہلا یہودی شخص قرار دیا جاتا ہے۔[1] جب کہ قرآن مجید یہ شہادت دیتا ہے:

"مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ "[2]

ابراہیم نہ یہودی تھے، نہ نصرانی، بلکہ وہ تو سیدھے سیدھے مسلمان تھے، اور شرک کرنے والوں میں کبھی شامل نہیں ہوئے"

---

[1] منظور احمد، میاں، پروفیسر، تقابل ادیان و مذاہب، (لاہور: علمی بک ہاؤس اردو بازار، 2004ء) ص 64

[2] آل عمران، 67

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہودی حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کو بھی یہودی قرار دیتے ہیں۔ نیز حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے سب سے مشہور یہودی پیغمبروں میں سے ایک تھے، جنہوں نے انہیں کوہ سیناتک پہنچایا اور دس احکام حاصل کیے۔[3] جب کہ قرآن ان کے اس دعوی کو بھی کذب پر مبنی قرار دیتا ہے۔ارشاد ربانی ہے:

"اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ "[4]

"بھلا کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولادیں یہودی یا نصرانی تھیں؟ (مسلمانو! ان سے) کہو: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو ایسی شہادت کو چھپائے جو اس کے پاس اللہ کی طرف سے پہنچی ہو؟ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے"

قرآن ان کے اس دعوی کے رد کی ایک خارجی و عقلی شہادت بھی پیش کرتا ہے۔ارشاد ربانی ہے:

"يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ "[5]

"اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں بحث کرتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل ان کے بعد ہی تو نازل ہوئی تھیں، کیا تمہیں اتنی بھی سمجھ نہیں ہے؟"

یہ قوم بہت سی رسم ورواج اور روایات سے مالا مال ہے۔ جیسے یوم السبت، عید فصیح[6]، پنتیکوست[7]، جشن پیورم (پوریم)، چونوکاوہ (چولوکاہ)، یوم خمیس، ہاتنز موت، رسم قربانی، رسم عقیقہ،[8] یہودیوں کا نیا سال، کفارہ کا دن، لگن اور روشنیوں کا تہوار، سات کے عدد سے متعلقہ تہوار، پچاسویں سال کا تہوار، ہولوکاسٹ کی یاد کا دن، مقدس ہیکل کی تباہی کی یاد، قرعہ اندازی کا تہوار ان کے چند اہم مقدس دن اور تہوار کے دن ہیں۔ نیز برٹ میلہ (ختنہ کا عہد)، بار معتزوہ اور بیٹ معتزوا (بیٹا/بیٹی بالترتیب 13 اور 12 سال کی عمر میں احکام کے پابند ہیں)، عفروف (دلہن کے لیے نعمت) دولہا)، کدوشین (شادی کی تقریب)، طھارہ (رسم طہارت)، شلوشم (تیس دن کے

---

[3] Wimal Hewamanage, A Critical Review of Dietary Laws in Judaism, International Research Journal of Engineering, IT & Scientific Research, Vol. 2 No. 3, March 2016, pages: 58~65, Retrieved from https://sloap.org/journals/index.php/irjeis/article/view/488 (accessed on 26-02-2022)

[4] البقرۃ،140

[5] آل عمران،65

[6] عید فطیر یا فصح نیسان (اپریل) کی چودھویں تاریخ کی شام کو شروع ہوتی ہے جو ہمیشہ کے لیے یہودی آباؤاجداد کی مصر سے رہائی کی عظیم یادگار میں مقرر کی گئی ہے۔اس عید کے دوران ہر خمیری چیز استعمال کرنے کی سختی سے ممانعت ہے۔ تالمود (اردو)، مترجم سٹیفن بشیر، گجرانوالہ: مکتبہ عناویم جی ٹی روڈ سادھو کے، 2010ء، ص 212

[7] یہ تیسرے مہینے سیوان (جون) کی چھٹی تاریخ کو منائی جاتی ہے یہ ہفتوں کی عید بھی کہلاتی ہے کیونکہ اس عید اور عید فصح کے دوسرے دن کے درمیان انچاس دن یا سات ہفتے گزرتے ہیں اس عید کو سبز جو کے پولے پیش کئے جاتے ہیں اور اس عید پر گندم کی فصل کے پہلے آٹے کی بنائی ہوئی دو روٹیاں پیش کی جاتی ہیں۔ یہ سب کوہ سینا پر دیئے گئے احکامات کی یادگاری کے طور پر بھی ہے۔ تالمود (اردو)، ص 214

[8] یوسف خان، مولانا، پروفیسر، تقابل ادیان، (لاہور: بیت العلوم 20 نابھ روڈ پرانی انارکلی، س۔ن) ص 187-190

سوگ)، یحرزیت (موت کی برسی) وغیرہ بھی منائے جاتے ہیں۔[9]

یہودیت میں چند مشہور فرقوں کے نام یہ ہیں سمارٹنی، ایسینی، ناسٹک، کاراتی، فریسی، صدوقی، کاہنی۔[10]

اہم یہودی مذہبی لٹریچر میں تورات ایک اہم، مفید اور الہامی کتاب ہے، سامی ادیان کے متفقہ عقیدے کے مطابق بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسی علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی۔[11] یہ کتابیں الہامی تو ہیں لیکن اپنی اصل شکل میں موجود نہیں ہیں۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق موجودہ تورات تحریف شدہ تورات ہے جو پانچ حصوں میں منقسم ہے۔ یہودی روایات کے مطابق ان پانچ حصوں کو تورات کہا جاتا ہے[12]۔ تورات خمسہ میں پہلی کتاب کتاب پیدائش ہے ،اس میں تخلیق کائنات، تخلیق آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ دوسری کتاب کتاب خروج ہے ،اس حصہ میں عبرانی لوگوں کے مصر سے خروج، صحرائے سینا کے سفر، صحرائے سینا میں شریعت کے عطا کیے جانے کے واقعات، اور حضرت موسی کے احکام عشرہ بھی درج ہیں۔ اس میں یہود کے خدا یہوداہ کے پہلے خدا کا ارتقائی ذکر بھی موجود ہے۔ تیسرے حصہ کو کتاب الخراج کہتے ہیں ،اس کتاب میں فقہی احکامات درج ہیں مثلا معاشرتی مسائل، گناہوں کا کفارہ، خوردونوش، صفائی، طہارت اور قربانی وغیرہ سے متعلقہ مسائل۔ کتاب گنتی چوتھا جزو ہے ،اس میں بنی اسرائیل کے مختلف خاندانوں کے شجرہ ہائے نسب، تاریخ اور حالات وواقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اعداد وشمار بھی دیئے گئے ہیں۔ آخری حصہ کو استثناء کہا جاتا ہے، اس میں دوسری اور تیسری کتاب کی دہرائی یا وضاحت کی گئی ہے اور حضرت موسی کے احکام عشرہ بھی دوبارہ بیان کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں خطبات موسی بھی درج کیے گئے ہیں۔ اسی طرح خمسہ موسوی یا اسفار موسوی کے ساتھ 34 مزید کتب کو ملا کر جو مجموعہ مرتب ہوتا ہے۔ اسے عہد نامہ قدیم یا عہد نامہ عتیق کہا جاتا ہے۔ خمسہ موسوی یا اسفار موسوی کے علاوہ عہد نامہ قدیم میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔ یشوع، قضاۃ، روت، سموئیل، سلاطین اول، سلاطین ثانی، تواریخ، عزرا، نحمیاہ، آسترا، ایوب، زبور، امثال، واعظ، غزل الغزلات، یسعیاہ، نوحہ، حزقی ایل، دانی ایل، ہوسیع، یوایل، عاموس، عبدیاہ، یوناہ، میکاہ، ناحوم، حبقوق، صفنیاہ، حجی، زکریا، ملاکی۔

عیسائیت:

عیسائیت کا مذہب اللہ رب العزت کے برگزیدہ نبی حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ عیسائیوں کے بقول عیسائیت سچا دین اور ان کی نجات کا ضامن ہے۔ یہ آسمانی والہامی مذہب ہے اور اس مذہب کے نظریات کا محور ومرکز حضرت عیسی علیہ السلام کی

[9] Wimal Hewamanage, A Critical Review of Dietary Laws in Judaism, p. 59

[10] مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: یوسف خان، تقابل ادیان، ص 196-197

[11] ابن قیم الجوزیۃ، شمس الدین محمد بن إبی بکر بن إیوب بن سعد، م 751ھ، ہدایۃ الحیاری فی إجوبۃ الیہود والنصاری، (جدۃ-السعودیۃ: دار القلم- دار الشامیۃ، 1416ھ/1996ء) ص 369

[12] شہیۃ الحمد، عبد القادر، ڈاکٹر، الادیان والفرق والمذاہب المعاصرۃ، مترجم محمد شعیب (سوہدرہ: مسلم پبلی کیشنز، 2007ء) ص 39

تعلیمات ہیں۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے اور اس کے ماننے والوں کی تعداد دنیا میں دو ارب سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے ماننے والوں کی تعداد کل آبادی کا 34 فی صد ہے۔ دنیا بھر میں لوگوں کی بڑی تعداد اس مذہب کو اپنی عقیدت کا مرکز و محور سمجھتی ہے قرآن حکیم نے عیسائیوں اور یہودیوں کو اہل کتاب قرار دیا ہے۔ موجودہ عیسائیت کا بانی پولس نامی ایک شخص تھا۔ جو یہودی تھا اور اس نے تثلیث کا عقیدہ اور دیگر باطل نظریات کو عیسائیت میں شامل کر دیا جبکہ حضرت عیسی تو توحید کے داعی اور اللہ کے پیغمبر اور نبی تھے اس لیے موجودہ عیسائیت کا حضرت عیسی سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔[13] حضرت عیسی علیہ السلام کی دعوت میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ وہ عیسائیت یا نصرانیت کے داعی تھے۔ اناجیل اربعہ یا عہد نامہ جدید کی کسی اور کتاب میں اسلام کے دوران تبلیغ میں اس کے بعد بھی ایک عرصے تک یہی نظر آتا ہے کہ وہ یہودیوں کی پیدا کردہ بدعات کا ازالہ کر کے اصل الہی دین کو قائم کرنا چاہتے تھے یہودی کافی عرصے تک پیروان مسیح کو اپنا ہی ایک جز سمجھتے رہے اور خود پیروان مسیح نے بھی اس سلسلے میں کوئی دوسری وضاحت نہیں کی۔ عیسائیت اور نصرانیت کے الفاظ بعد میں ایجاد ہوئے۔ عیسائیوں کے بقول عیسائیت ایک اخلاقی تاریخی کائناتی موحدانہ اور انبیاء پر ایمان رکھنے والا مذہب ہے جس میں خدا اور انسان کے تعلق کو خداوند یسوع مسیح کی شخصیت اور کردار کے ذریعے سے پختہ کر دیا گیا ہے۔[14] ان کے تین بڑے فرقے ہیں۔

1. کیتھولک
2. آرتھوڈوکس
3. پروٹسٹنٹ[15]

عیسائیوں کے مقدس تہوار کرسمس اور ایسٹر ہیں۔ اتوار ان کا مقدس دن ہے۔ بپتسمہ اور عشائے ربانی ان کی مقدس رسوم ہیں۔[16] عیسائیوں کی مقدس کتاب انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نبوت کی بشارت دینا تھا۔ اناجیل اربعہ میں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا شامل ہیں۔ انجیل متی کو حضرت عیسی کے شاگرد متی نے عبرانی زبان میں یہودیوں کے شہر شام میں تالیف کیا تھا اور یہ حضرت عیسی کے آسمان پر اٹھائے جانے کے نو سال بعد کا واقعہ ہے[17]۔ مرقس کو شمول کے شاگرد مرقس مارونی نے یونانی زبان میں روم کے ایک شہر انطاکیہ میں تالیف کیا تھا اور یہ حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لئے جانے کے تئیس سال بعد کا واقعہ ہے اس انجیل کے بارے میں ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس انجیل کو شمعون ہی نے مرتب کیا تھا لیکن اس کا نام شروع ہی سے مٹ گیا اور اسے اس کے شاگرد مر

13 منظور احمد، تقابل ادیان و مذاہب، ص 86
14 تقی عثمانی، مفتی، عیسائیت کیا ہے؟، کراچی: دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ، س۔ن، ص 10
15 ملاحظہ ہو: عبدالقادر شیبۃ الحمد، الادیان والفرق والمذاہب النعاصرۃ، مترجم محمد شعیب، گجرانوالہ: مسلم پبلی کیشنز، 2007ء، ص 79
16 یوسف خان، تقابل ادیان، لاہور: بیت العلوم پرانی انار کلی، س۔ن، ص 215-217
17 ابن قیم الجوزیۃ، ہدایۃ الحیاری فی اجوبۃ الیہود والنصاری، 310

قس کی جانب منسوب کر دیا گیا[18]۔لو قا کو عمون کے شاگرد لو قا طبیب انطاکی نے مرقس کی تالیف کے بعد مرتب کیا[19]۔جبکہ یوحنا کو حضرت مسیح کے شاگرد یوحنا نے یونانی زبان میں تصنیف کیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ حضرت عیسی کو آسمان پر رفع کئے کو لگ بھگ ساٹھ سال گزر چکے تھے۔[20]

سامی ادیان کے حلت کے قواعد وضوابط:

سامی ادیان کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تمام سامی ادیان کا یہ مشترکہ اصول ہے کہ اشیاء کے حلال ہونے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ جو اشیاء انسان کے لیے فائدہ مند اور نفع بخش تھیں۔ اللہ رب العزت نے انہیں حلال قرار دیا۔ جو اشیاء انسان کھاتا ہے اس کے اثرات انسانی صحت و مزاج پر مرتب ہوتے ہیں اس وجہ سے ان تمام اشیاء کو جو انسانی مزاج اور اس کی صحت کے لیے مفید اور فائدہ مند تھیں۔ ان کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ زمین سے اگنے والی تمام اشیاء جن میں اناج سبزیاں اور پھل وغیرہ داخل ہیں ان تمام کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ یہودیت میں حلال یعنی کوشر اشیا کے قواعد و ضوابط درج ذیل ہیں :

- اگر جانور کے کھُر دو حصّوں میں بٹے ہوں اور وہ جانور جُگالی بھی کرتا ہو تو تم اس جانور کا گوشت کھا سکتے ہو۔[21]
- "جو جانور جُگالی کرتے ہیں لیکن اُن کے کھُر پھٹے نہ ہو تو ایسے جانور کا گوشت مت کھاؤ۔[22] جیسے اُونٹ، سمندری چٹان کا بجّو اور خرگوش تمہارے لئے ناپاک ہے۔
- دوسرے جانوروں کے کھُر جو دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں لیکن وہ جُگالی نہیں کرتے اس لئے ان جانوروں کو مت کھاؤ۔ سُوّر ویسا ہی ہے اس لئے وہ تمہارے لئے ناپاک ہے۔[23]
- اُن جانوروں کا گوشت مت کھاؤ حتیٰ کہ ان کے مُردہ جسم کو بھی مت چھونا۔ وہ تمہارے لئے ناپاک ہیں۔
- اگر پانی کا جانور ہے اور اس کے جسم پر پَر اور چھلکے ہیں تو اس جانور کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔
- لیکن اگر جانور سمندر یا دریا میں رہتا ہے اور اس کے پَر اور چھلکے دونوں نہ ہوں تو اس جانور کو تمہیں نہیں کھانا چاہئے۔ وہ گندے جانوروں میں سے مانے جاتے ہیں۔اس جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہئے۔اس کے مردہ جسم کو بھی نہیں چھونا چاہئے۔
- پانی کے ہر اس جانور کو جس کے پَر اور چھلکے نہیں ہوتے ہیں تمہارے لئے نفرت انگیز ہے۔" تمہیں نفرت انگیز جانوروں کو بھی نہیں کھانا چاہئے۔[24]

یہودیت میں اہم غذائی قوانین یہودیت کے غذائی قانون تورات میں مبنی ہے اور اس کی توسیع شدہ تفسیریں اس کی پوری تاریخ میں

[18] ایضا ابن قیم الجوزیۃ، ہدایۃ الحیاری فی اجوبۃ الیہود والنصاری، 310
[19] ایضا، ص 311
[20] ایضا
[21] احبار، 3:11
[22] ایضا، 4:11
[23] احبار، 13:11
[24] ایضا، 13:11

باباؤں اور ربیوں نے انجام دی ہیں۔ روایتی طور پر، اسے کشروت کہا جاتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ کس قسم کا کھانا کھایا جا سکتا ہے اور پیروکاروں کے لیے کس قسم کا کھانا ممنوع ہے۔ مندرجہ ذیل آٹھ کلیدی اصول ہیں؛

1. تمام سبزیاں، پھل، اناج اور گری دار میوے کوشر ہیں۔
2. ایک کوشر جانور وہ ہوتا ہے جو جگالی کرتا ہے اور اس کا کھر ہوتا ہے۔
3. ایک کوشر پرندہ ایک پالتو پرندہ ہے، جیسے چکن، ترکی، بطخ اور ہنس۔
4. کوشر مچھلی وہ ہے جس میں چھلکے اور پر دونوں ہوتے ہیں۔
5. کیڑے مکوڑے پروں والی، بھیڑ والی مخلوق جو چار ٹانگوں پر رینگتی ہے، اور زمین پر رینگنے والی تمام مخلوقات کوشر نہیں ہیں۔
6. گوشت کھانے کی اجازت نہیں ہے۔
7. کچھ کھانے کو نہ تو ڈیری سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی گوشت۔
8. کوشر ہونے کے لیے شراب کی پیداوار کو تصدیق شدہ اور نگرانی کی جانی چاہیے۔

مذکورہ بالا آٹھ اصولوں کو دوبارہ تین بڑے گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جیسے کہ مثبت، منفی اور مثبت اور منفی دونوں۔ نمبر ایک مکمل طور پر مثبت ہے اور نمبر پانچ مکمل طور پر منفی ہے، نمبر سات کے علاوہ باقی قواعد کو ایک ساتھ مثبت اور منفی سمجھا جا سکتا ہے۔ یہودی غذائی قوانین (کشروت) زندگی کے تقدس کا اظہار ہیں۔ یہودیوں کے خیال میں، چونکہ سبزی پرستی ایک مثالی امر ہے، اور گوشت کا استعمال سیلاب کے بعد خدا کی طرف سے دی گئی رعایت تھی، اس لیے تمام جانور نہیں کھا سکتے۔ وہ جنہیں جتنی جلدی اور بغیر درد کے مارا جا سکتا ہے۔ایک ایسی مخلوق جو بے جا تکلیف اٹھاتی ہے وہ کوشر (مناسب، موزوں) نہیں ہے۔ جانوروں کے ساتھ ظلم، عام طور پر، بنیادی یہودی اخلاقی عقیدے کی خلاف ورزی کرتا ہے، اس لیے یہودیت شکار کو غیر قانونی قرار دیتا ہے۔"[25]

عیسائیت میں چونکہ ہر طرح کے ماکولات جائز وحلال ہیں۔اس لیے اس کی حلت کے قواعد وضوابط بھی عام اور سادہ ہیں۔ اور یہ قواعد وضوابط درج ذیل ہیں:

- اس کا پہلا قاعدہ یہ ہے کہ چونکہ اس کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے پیدا کی ہے۔اس لیے ہر شے کا استعمال جائز اور حلال ہے۔[26]
- اس کا دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ تمام اقسام کی سبزیاں جائز ہیں۔[27]
- اس کا تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ تمام اقسام کے پھل جائز ہیں۔[28]

---

[25]Wimal Hewamanage, A Critical Review of Dietary Laws in Judaism, p. 60

[26] پیدائش، 1:28-30

[27] پیدائش، 9:1-5

[28] پیدائش، 1:28-30

- اس کا چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ تمام سمندری جانور جائز ہیں۔[29]
- اس کا پانچواں قاعدہ یہ ہے کہ تمام حشرات الارض بھی جائز ہیں۔[30]
- اس کا چھٹا قاعدہ یہ ہے کہ تمام پرندے جائز اور حلال ہیں۔[31]
- اس کا ساتواں قاعدہ یہ ہے کہ تمام اقسام کے جانورا گرچہ جائز اور حلال ہیں تاہم کچھ جانوروں کو تورات سے استدلال کرتے ہوئے حرام اور ناجائز قرار دیا جاتا ہے۔ جس کو بالعموم رومن کیتھولک قبول نہیں کرتا ہے اور ان کے نزدیک ہر جانور حلال اور جائز ہے۔[32]

دین اسلام:

اسلام کا تصور حلت دیگر سماوی ادیان سے کچھ مختلف ہے تاہم بہت سے مشترکات و مختلفات بھی موجود ہیں۔ اسلام کے تصور حلت کے قواعد وضوابط درج ذیل ہیں:

- حلت کا اختیار اللہ کے پاس ہے۔[33]
- حرمت کی دلیل نہ ہونا حلال ہونے کی دلیل ہے۔[34]
- مجبوری ناجائز کو جائز کر دیتی ہے۔[35]
- طیب اشیاء حلال ہیں۔[36]
- لوگوں کے حرام قرار دینے سے اشیاء حرام نہیں ہوتیں۔[37]
- جن کے حلال ہونے کا قرآن میں ذکر کر دیا گیا ہے، حلال ہیں۔[38]
- جن کے حلال ہونے کا سنت میں ذکر کر دیا گیا ہے، حلال ہیں۔[39]
- جن اشیا کے بارے میں قرآن وسنت میں خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ بھی حلال ہیں۔

---

[29] پیدائش، 9:3-4
[30] اعمال الرسل، 10:9-16۔
[31] مکاشفہ، 2:20
[32] رومیوں، 14:2–3
[33] النحل، 116
[34] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، بَابُ اَکْلِ الْجُبُنِ وَالسَّمْنِ، 2/1117، حدیث 3367؛ شعیب عالم، شرعی غذائی احکام، ص 50
[35] السیوطی، الاشباہ والنظائر، 85
[36] المائدۃ، 4
[37] الاعراف، 157
[38] المائدۃ، 87
[39] ترمذی، سنن ترمذی، 4/220، بَابُ مَاجَاءَ فِی لُبْسِ الفِرَاءِ، حدیث 1726

- جن اشیا کے حرام ہونے کا ذکر قرآن و سنت میں نہیں ہے وہ بھی حلال ہیں۔
- ایسی تمام اشیا جو صحت انسانی کے لیے جسمانی، ذہنی یا اخلاقی لحاظ سے مفید ہیں، حلال ہیں۔
- جو پرندہ پنجوں سے شکار کرتا ہے حلال نہیں ہے۔[40]
- جو جانور پنجوں سے شکار کرتا ہے حلال نہیں ہے۔[41]
- مردار خور جانور حلال نہیں ہے۔
- مردار خور پرندہ حلال نہیں ہے۔
- زہریلے اور نقصان دہ جانور حلال نہیں ہیں۔
- حدیث میں جن جانوروں کو مارنے کی ممانعت آئی ہو اور نہ ہی اس کے قتل کا حکم ہے وہ جانور حلال ہے۔
- حدیث میں جن پرندوں کو مارنے کی ممانعت آئی ہو اور نہ ہی اس کے قتل کا حکم ہے وہ پرندہ حلال ہے۔
- بعض جانوروں کی حلت و حرمت کا مدار غذا پر ہے۔ ایک قسم وہ ہے جس کی غذا مردار اور غلیظ ہے وہ حرام ہے جیسے چیل اور گدھ وغیرہ۔
- بعض جانور وہ ہیں جن کی غذا کا دارومدار دانہ اور غلہ پر ہے وہ حلال ہیں جیسا کہ کبوتر، فاختہ، چڑیا وغیرہ
- بعض جانور وہ ہیں جو دانہ بھی کھاتے ہیں اور غلیظ اشیاء بھی۔ اس کا حکم جلالہ کا ہے کہ امام ابویوسف مکروہ فرماتے ہیں اور امام ابو حنیفہ حلال فرماتے ہیں مرغی کی طرح کہ وہ دانہ بھی کھالیتی ہے اور غلیظ بھی کھالیتی ہے۔[42]
- سمندر کے تمام جانور ماسوائے مچھلی کے حرام ہیں۔[43]

سامی ادیان کے حرمت کے قواعد وضوابط

اشیاء کے حرام ہونے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ جو اشیاء انسان کے لئے نقصان دہ اور غیر منافع بخش تھیں انہیں حرام قرار دیا۔ اس کے علاوہ جو جانور وحشی اور خونخوار ہوتے ہیں انہیں حرام قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ جو اشیاء انسان کھاتا ہے اس کے اثرات انسانی صحت و مزاج پر مرتب ہوتے ہیں اس وجہ سے ان تمام اشیاء کو جو انسانی مزاج اور اس کی صحت کے لیے نقصان دہ تھیں، ان تمام اشیاء کو حرام قرار دے دیا گیا۔ اوپر بیان کی گئی اشیاء کے علاوہ یہودی مذہب میں حرام اشیاء اور جانوروں کے قواعد و ضوابط درج ذیل ہیں:

- ایسے جانور جو جگالی تو کریں لیکن ان کے کھر تقسیم نہیں تو ان کا گوشت کھانے کی ممانعت ہے۔
- یا پھر وہ جانور جن کے کھر تو تقسیم ہیں لیکن وہ جگالی نہیں کرتے۔

---

[40] نظام الدین، الفتاوی الھندیہ، 289/5

[41] السمرقندی، محمد بن احمد بن ابی احمد، ابو بکر علاء الدین، م 540ھ، تحفۃ الفقہاء، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1414ھ، 64/3

[42] الکاسانی، علاء الدین، ابو بکر بن مسعود بن احمد، م 587ھ، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1406ھ، 37/5

[43] الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 35/5

- اڑنے والے اور رینگنے والے تمام حشرات الارض کھانا ممنوع ہیں۔[44]
- قابل نفرت جانوروں کا کھانا بھی ممنوع ہے۔
- جس جانور کے جسم پہ پر اور چھلکے نہیں وہ بھی نہیں کھایا جا سکتا۔
- پھر کچھ جانور ایسے ہیں جن کے کھر تو ہوتے ہیں لیکن وہ دو حصوں میں تقسیم نہیں ہوتے، اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو جگالی نہیں کرتے۔ اور کچھ اپنے پنجوں کے بل چلتے ہیں۔ یہ تمام ناپاک تصور ہوں گے۔ جو کوئی ان کو چھولے گا وہ شام تک خود بھی ناپاک رہے گا۔
- رینگنے والے جانور بھی غیر کوشر اور ممنوع ہیں۔
- کترنے والے جانوروں کی بھی ممانعت ہے اور یہ بھی غیر کوشر اور ممنوع ہیں۔
- عیسائیت میں چونکہ حرام اور ناجائز کا باب بہت محدود ہے۔ اس لیے اس کی حرمت کے قواعد وضوابط بھی بہت کم ہیں:
- بتوں کی قربانیوں کے گوشت اور چڑھاوے کی ممانعت ہے۔
- اس مذہب میں خون اور لہو کی ممانعت ہے۔
- گلا گھونٹے ہوئے جانوروں کا گوشت کھانے کی ممانعت ہے۔
- جس گوشت میں خون موجود ہو اس کو کھانے کی بھی ممانعت ہے۔

عیسائیت کے بہت سے جدید فرقے ماسوائے کیتھولک کے تورات کے قوانین پر عمل کرتے ہوئے ان تمام اشیاء کو بھی ممنوع اور حرام سمجھتے ہیں جنہیں تورات ممنوع قرار دیتی ہے۔ حیوانات کی حلت و حرمت کے اصول درج ذیل ہیں:

- وہ حیوانات جن کے حرام ہونے کی صراحت قرآن میں کر دی گئی ہے۔
- جن کا نام نہیں لیا گیا لیکن ان کی حرمت کے قواعد وضوابط قرآن میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔
- وہ حیوانات جن کے حرام ہونے کی صراحت سنت میں کر دی گئی ہے۔
- جن کا نام نہیں لیا گیا لیکن ان کی حرمت کے قواعد وضوابط سنت میں بیان کر دی گئی ہے۔
- متذکرہ بالا چاروں صورتوں کے علاوہ باقی تمام جانور اور تمام حیوانات حلال ہیں۔
- مجبوری ناجائز کو جائز کر دیتی ہے:
- جہاں حرام وحلال کے دونوں پہلو جمع ہو جائیں وہاں حرام ہونے کو ترجیح دی جائے گی۔
- حرام کاموں تک پہچانے والے کام بھی ممنوع ہونگے۔
- سامی ادیان میں مشترک حلال وحرام ماکولات

سامی ادیان میں بہت سے مشترکات ومختلفات پائے جاتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

---

[44] احبار، 11:20-22

مشترک حلال اشیاء

اس تمام بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام اور یہودیت میں اشیاء خورد و نوش میں بہت سی چیزیں حلت میں مشترت ہیں۔ ایسے جانور جو دونوں مذاہب میں حلال تصور کئے جاتے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :

گائے، بکری، بیل، بھیڑ وغیرہ جگالی کرنے والے جانور اسلام میں حلال اور یہودیت میں کوشر ہیں۔ البتہ وہ جانور جن کے کھر دو حصوں میں تقسیم نہیں ہوتے وہ اسلام میں تو حلال ہیں لیکن یہودیت میں غیر کوشر ہیں۔ مچھلی تمام ادیان میں حلال ہے۔

مشترک حرام اشیاء

سور کا گوشت دونوں مذاہب میں کھانا حرام ہے۔ پرندوں میں سے عقاب، شکاری چڑیا، شاہین، بوم، بڑگیلا، قاز، لق لق، گدھ، چمگادڑ، چیل اور الو بھی دونوں ادیان میں حرام ہیں۔ ایسا جانور جو مردار ہو یا جسے کسی درندے نے مار ڈالا ہو وہ بھی حرام ہے۔ چوہا، چھچھوندر، گرگٹ، مگرمچھ، چھپکلی اور صحرائی درندے دونوں مذاہب میں حرام ہیں۔ ایسے ہی حشرات الارض بھی دونوں مذاہب میں حرام ہیں۔

سامی ادیان میں مختلف حلال و حرام ماکولا تحلال مگر غیر کوشر اشیاء:

ایسے جگالی کرنے والے جانور جن کے کھر دو حصوں میں تقسیم نہیں ہوتے وہ اسلام میں تو حلال ہیں لیکن یہودیت میں وہ غیر کوشر ہیں۔ مثال کے طور پر اونٹ یا خرگوش وغیرہ اسلام میں حلال ہیں لیکن یہودیت میں غیر کوشر ہیں۔ اسی طرح بہت سے پرندے جو کالے رنگ ہیں وہ کوشر نہیں ہیں جبکہ اسلام میں پرندوں کی حلت ان کے رنگ کے ساتھ مشروط نہیں ہے۔ اور کئی پرندے جو اسلام میں حلال ہیں لیکن یہودیت میں کوشر ہونے کے باوجود ان کی چربی غیر کوشر ہے جیسے شتر مرغ، ہنس، بگلے وغیرہ۔ یہودیت میں اونٹ کے گوشت اور چربی کو حرام تصور کیا جاتا ہے جب کہ اسلام میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے بلکہ اونٹ کو اور چربی کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ ہد ہد اسلام میں حلال ہے جب کہ بقیہ سامی ادیان میں حرام ہے۔ گوہ احناف کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے جب کہ بہت سے اہل اسلام اسے جائز قرار دیتے ہیں جب کہ یہودیت اور عیسائیت میں اسے حرام سمجھا جاتا ہے۔ سمندری بطخ اسلام میں حلال ہے جب کہ یہودیت اور عیسائیت میں اسے بھی حرام قرار دیا جاتا ہے۔

کوشر لیکن حرام اشیاء:

چند ایک جانور ایسے بھی ہیں جو کوشر ہیں لیکن اسلام میں حلال نہیں ہیں۔ ان کی تعداد خاصی کم ہے۔ جن میں مینڈک، خود سے مر جانے والے جانور اور پالتو گدھے شامل ہیں۔

سامی ادیان میں مشترک حلال و حرام مشروبات

مشترک حلال مشروبات: پانی، سافٹ ڈرنکس، پانی اور چینی سے بنے مشروبات، سوڈا واٹر، پھلوں کے جوس، سبزیوں کے جوس، پھلوں اور سبزیوں کے مکسچر جوس، مصنوعی مشروبات، عرقیات، شہد، دودھ وغیرہ تمام ادیان میں جائز اور حلال ہیں۔ مشترک حرام مشروبات: تمام سامی ادیان میں ایسا کوئی مشروب نہیں ہے کہ جسے مشترکہ طور پر حرام قرار دیا جاتا ہو ماسوائے خون کے مگر اسے عموما

کوئی بھی نہیں پیتا ہے ماسوائے چند جاہل یا وحشی لوگوں کے اس لیے اس کا بیان امر واقعہ کے لحاظ سے بحث سے خارج ہے۔اور شراب ایک ایسا مشروب ہے کہ جسے مشترکہ طور پر حرام قرار دیا جاسکتا ہے۔ مگر اس میں تفصیل ہے جسے ذکر کیا جاتا ہے۔

شراب:

اسلام نے شراب کو قطعی طور پر حرام قرار دیا ہے۔ جبکہ یہودیت میں صرف حضرت موسیٰ کے زمانے میں شراب کو ممنوع تصور کیا جاتا ہے۔اور فی زمانہ یوم السبت کو یہودی خاص طور پر شراب کا استعمال کرتے ہیں۔[45]

میتھیو ہنری کمنٹری کے مطابق خدمت کے دوران خدا کی طرف سے شراب کو ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ اپنے ہوش وحواس میں رہیں اور اپنے فرائض کو احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں۔دوسری اہم وجہ یہ تھی کہ لوگ عام اور مقدس اشیاء کے درمیان فرق کر سکیں۔[46]نیز ایسی شراب جسے غیر یہودی تیار کرے تو وہ غیر کوشر شمار ہو گی۔

"Wine of non-Jew and wine belonging to a Jew handled by a non-Jew is forbidden for drinking[47]."

یہودیت میں کوشر جانوروں کا دودھ کوشر شمار کیا جاتا ہے اور غیر کوشر جانوروں کا دودھ بھی غیر کوشر ہی سمجھا جاتا ہے۔

"Jewish law: traditional kind of preparation, milk produced by animals that are ruminants and have cloven hooves, for example: cows, sheep, goat and deer. The milk of mare, camels and others is not permitted and is therefore not kosher[48]."

یہودی قانون کے مطابق گوشت اور دودھ کا ایک ساتھ استعمال ممنوع ہے۔

"No milk and meat products can be served at the same meal. They also cannot be stored together or served with the same utensils. Those who keep kosher have separate sets of dishes and silverware for meat meals and dairy meals. Some even have separate sinks for washing the two sets of tableware.[49]"

[45]David White, The everything Wine Book, F+W Media, USA, 2014, p. 35

[46] میتھیو ہینری کامنٹری، تفسیر الکتاب، چرچ فاؤنڈیشن سیمینارز، لاہور، ط اول، 2002ء، 291/1

[47]Gersion appel, The Concise Code of Jewish law, Ktav publishing House, 1997, p. 273

[48]Joseph, A. Kurmann, et al., Encyclopedia of fermentad fresh milk products, An Avi book, New York 1992, p. 171

[49]Deborah Kopka, Welcome to Israel: Passport to the middle east, Lorenz Educational press, 2011, p.86

اس ساری بحث سے حلال اور کوشر اشیاء کے تقابل کو درج ذیل جدول کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے:

اشیاء اور ان کے احکامات	اسلام	یہودیت	عیسائیت
بھیڑ بکری گائے بیل وغیرہ جگالی کرنے والے جانور جن کے کھر پھٹے ہوئے ہوتے ہیں۔	حلال	کوشر	حلال
مچھلی	حلال	کوشر	حلال
سؤر	حرام	حرام	حرام
پرندوں میں عقاب، ہر قسم کے شاہین، بوم، ہڑگیلا، الو، قاز، لق لق ،استخواں، خوار، لگڑ، ہر قسم کا باز، گدھ، شکاری چڑیا، چیل، الو چمگاڈر وغیرہ ۔	حرام	حرام	حرام
چھچھوندر، چوہا، سب قسم کے بڑے گرگٹ، چھپکلی، مگرمچھ، ریگستانی رینگنے والے گرگٹ اور رنگ بدلتا گرگٹ۔	حرام	حرام	حرام
نیولا، ہر قسم کی بڑی چھپکلی، حرذون، سانڈ وغیرہ	حرام	حرام	حرام
گوہ	حلال (احناف کے نزدیک مکروہ تحریمی)	حرام	حرام
پروں والے کیڑے	حرام	حرام	حرام
سمندری بطخ	حلال	حرام	حرام
تمام حشرات سوائے ٹڈیوں کے۔	حرام	حرام	حرام
ہر قسم کا سلعام، ہر قسم کا جھینگر، ہر قسم کا ٹڈا	حرام	کوشر	حلال
جگالی کرنے والے جانور جن کے کھر پھٹے ہوئے نہیں ہوتے مثلاً اونٹ خرگوش وغیرہ۔	حلال	حرام	حرام
شتر مرغ، چغد، کوکل، بوم، ہنس اور ہر قسم کے بگلے وغیرہ۔	حلال	حرام	حرام
کچھ کالے پرندے اور ہر قسم کے کوئے۔	حلال	حرام	حرام
ٹڈے، جھینگر اور گھاس چٹ کرنے والا	حرام	کوشر	حلال

اڑنے والے اور رینگنے والے کیڑے	حرام	حرام	حرام
حلال جانور کی چربی۔	حلال	حرام	حرام
ہدہد	حلال	حرام	حرام
شراب	حرام	کوشر (صرف عہد موسوی میں حرام)	حلال
پانی	حلال	کوشر	حلال
سافٹ ڈرنکس	حلال	کوشر	حلال
سوڈاواٹر	حلال	کوشر	حلال
پانی اور چینی سے بنے مشروبات	حلال	کوشر	حلال
پھلوں کے جوس	حلال	کوشر	حلال
سبزیوں کے جوس	حلال	کوشر	حلال
پھلوں اور سبزیوں کے مکسچر جوس	حلال	کوشر	حلال
مصنوعی مشروبات	حلال	کوشر	حلال
عرقیات	حلال	کوشر	حلال
شہد	حلال	کوشر	حلال
دودھ	صرف حلال جانوروں کا دودھ حلال ہے	صرف کوشر جانوروں کا دودھ حلال ہے۔	صرف کوشر جانوروں کا دودھ حلال ہے۔
خون	حرام	حرام	حرام

سامی ادیان میں مختلف حلال و حرام مشروبات

جہاں تک مختلفات کی بات ہے تو سامی ادیان میں بہت سی اشیاء حلت و حرمت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلا اسلام میں حلال جانوروں کا دودھ حلال ہے تو یہودیت میں بھی کوشر جانوروں کا دودھ حلال ہے۔ جب کہ عیسائیت میں تمام جانوروں کے دودھ کو پاک تصور کیا جاتا ہے۔ شراب عہد موسوی میں حرام ہے اور باقی ادوار میں اس کی حرمت معلوم نہیں ہوتی۔

عیسائیت میں بھی شراب کا استعمال ممنوع نہیں ہے چند فرقے اس کی حرمت کے قائل ہیں۔

نتائج تحقیق:

1. حلت سے مراد کسی شے کا حلال یا جائز ہونا ہے اور یہ مباح کے علاوہ ہے۔یعنی وہ اشیاء جن کی شارع نے کھانے کی اجازت دی ہو حلال کہلاتی ہیں۔
2. حرام سے مراد کسی شے کا ممنوع اور ناپسندیدہ ہونا ہے اور اس کے ارتکاب پر فاعل شرعا مذمت یا سزا کا مستحق ہو۔
3. کھانے کے قابل چیز کو ماکول کہتے ہیں جس میں پھل، سبزیاں، گوشت، اناج، نشاستے وغیرہ داخل ہیں۔
4. ہر وہ چیز جو پی جائے اسے مشروب کہتے ہیں۔
5. یہودیت چار ہزار سالہ قدیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے۔ جو موسیٰ پر نازل کردہ شریعت اور تورات میں درج قوانین پر مبنی ہے۔ اس کے پیروکار صرف ایک خدا کو مانتے ہیں اس لیے اسے توحیدی مذہب بھی کہتے ہیں۔ یہودی روایات کے مطابق حضرت ابراہیم کو یہودی قوم کا باپ سمجھا جاتا ہے۔
6. یہودیت میں سمارٹنی، ایسینی، ناسٹک، کاراتی، فریسی، صدوقی، کاہنی مشہور فرقے ہیں۔ موجودہ تورات پانچ حصوں کتاب پیدائش، کتاب خروج، کتاب الاحبار، کتاب گنتی، استثناء میں منقسم ہے۔
7. خمسہ موسوی یا اسفار موسوی کے ساتھ 34 مزید کتب کو ملا کر جو مجموعہ مرتب ہوتا ہے۔اسے عہد نامہ قدیم یا عہد نامہ عتیق کہا جاتا ہے۔
8. یہودی غذائیں کوشر، طریفہ اور پاریو میں تقسیم شدہ ہیں۔اسلام جن چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے یہودیت میں ان اشیاء کو کوشر کہا جاتا ہے۔ اور حرام کو طریفہ اور پاریو مباح سے ملتی جلتی اصطلاح ہے۔
9. تمام سامی ادیان میں حلت وحرمت کا دار و مدار شریعت پر ہے۔ دین اسلام کا مدار بھی اسلامی شریعت پر ہے جب کہ عیسائیت میں اس کا مدار ار حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیمات، مقدس صحیفوں اور بائبل مقدس کی تعلیمات پر ہے اور یہودیت میں اس کا مدار زبور، تورات، تالمود اور دیگر آسمانی صحیفوں پر ہے۔
10. سامی ادیان میں بہت سی مماثلتیں اور مشترکات موجود ہیں۔ حلت وحرمت کے اعتبار سے بھی ان میں اکثر چیزیں مشترک پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح بہت سے تفاوت بھی موجود ہیں لیکن مشترکات کے مقابلے میں مختلفات کی تعداد بہت کم ہیں تاہم ایسی اشیاء موجود ضرور ہیں۔

@ 2022 by the author، this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)